

310

آیت نمبر 42

آیات نمبر 42 تا 51 میں بیان کہ قوم نوح، عاد، ثمود، اور قوم ابراہیم، لوط، اور مدین کے لوگ بھی اپنے رسولوں کی تکذیب کر چکے ہیں اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی بھی تکذیب کی گئی لیکن ان سب لوگوں کا انجام ہلاکت کی صورت میں نمودار ہوا۔ کفار عذاب جلدی لانے کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن اللہ کے ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ رسول کا کام تو بس خبر دار کرنا ہی ہوتا ہے۔

وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ ثَمُوْدُ ﴿42﴾ وَ قَوْمُ
اِبْرٰهِيْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ﴿43﴾ وَّ اَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ اے نبی (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ! اگر یہ کفار
آپؐ کی تکذیب کرتے ہیں تو ان سے پہلے قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور
قومِ لوط علیہ السلام اور اہل مدین سب ہی اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں وَ
كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿44﴾
اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تھا، پہلے تو ہم نے کافروں کو ڈھیل دی پھر انہیں پکڑ لیا، تو پھر
دیکھ لو کیسا تھا میرا عذاب ؟ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ
خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿45﴾ پھر کتنی ہی بستیاں ایسی
ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا کیونکہ ان کے رہنے والے ظالم و نافرمان تھے پھر وہ
اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں ان کے کنوئیں بیکار اور محل اجڑے پڑے ہیں اللہ کے
عذاب کی وجہ سے ان بستیوں کے کتنے ہی کنوئیں جہاں کبھی لوگوں کا ہجوم ہوتا تھا آج خشک و
ویران پڑے ہیں اور کتنے ہی عالیشان پختہ محل جہاں کبھی زندگی کی گہما گہمی تھی آج اجڑے ہوئے
اور سنسان پڑے ہیں۔ یہ سب لوگوں کے لئے باعث عبرت ہے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي

الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ کیا ان
لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان کھنڈرات کو دیکھ کر ان کے دل
ایسے ہو جاتے کہ حق بات کو سمجھ سکتے اور کان ایسے ہو جاتے جو نصیحت کو سن سکتے
فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ اصل
بات یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں
ہیں وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ اے پیغمبر
(ﷺ)! یہ لوگ آپ سے عذاب جلدی لانے کا مطالبہ کرتے ہیں، تو یاد رکھیں کہ
اللہ کبھی اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ
سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ لیکن یہ بھی سمجھ لیں کہ آپ کے رب کا ایک دن آپ کے
حساب کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوتا ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَ
هِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں میں نے
مہلت دی تھی حالانکہ ان کے رہنے والے ظالم تھے، پھر میں نے انہیں پکڑ لیا، اور
سب کو آخر واپس تو میرے ہی پاس آنا ہے [رکوع ٦] قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا
لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ اے پیغمبر ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میرا کام تو
صرف یہ ہے کہ صاف اور واضح طور سے تمہیں برے انجام سے خبردار کر دوں
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ پھر جو
لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے ان کے لئے مغفرت اور

بہترین رزق ہے وَ الَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ اور جو لوگ ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں

تو یہ سب لوگ اہل جہنم ہیں